ڈاکٹر ابو جابر عبداللہ دامانوی

مشرکین مکہ اور منکرین عذاب القبر کے عقیدہ میں مماثلت

منکرین عذاب القبر نے اب عذاب قبر کا صاف الفاظ میں نہ صرف انکار کر دیا ہے بلکہ اس سلسلہ میں جو صحیح صریح احادیث مروی ہیں ان سب کا بھی انکار کر دیا ہے۔ اور اس طرح احادیث صحیحہ کا انکار کر کے وہ سرحد پار کر چکے ہیں۔ اور ابھی ان کے اس کفر کی بازگشت جاری تھی کہ ان کی طرف سے ایک دوسرا نیا عقیدہ بھی سامنے آ گیا ہے اور وہ عقیدہ خلق قرآن کا ہے یعنی قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں بلکہ مخلوق ہے۔ یہ عقیدہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی دشمنی کی بنا پر اختیار کیا گیا ہے۔ اس عقیدہ کی وضاحت سے بالکل واضح ہو جائے گا کہ اصلی کافر کون ہے؟ یعنی امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ یا منکرین عذاب قبر۔ چنانچہ اس سلسلہ میں عذاب قبر کا ایک منکر اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا شدید دشمن ابوانور گدون قرآن کے متعلق اپنا خبیث عقیدہ ان الفاظ میں بیان کرتا ہے:

''خلق قرآن کا مسئلہ ایک غیر ضروری اور فروعی مسئلہ تھا، جس کو سازش کے تحت دین اسلام کا بنیادی مسئلہ بنا دیا گیا اور پھر قرآن کو مخلوق سمجھنے یا اس غیر ضروری بات پر خاموشی اختیار کرنے والوں پر کفر کے فتوے لگنے شروع ہوئے حالانکہ عام فہم کی بات ہے کہ دنیا میں جو قرآن موجود ہے وہ کاغذ یا چمڑے پر لکھا گیا ہے اور چونکہ کاغذ، چمڑا اور سیاہی مخلوق ہیں اس لئے دنیا میں ان چیزوں پر لکھا ہوا اور ان سے بنا ہوا قرآن بھی مخلوق ہوگا جو آگ میں جل کر یا پانی میں گھل کر فنا ہو جاتا ہے ہاں لوح محفوظ میں لکھا ہوا قرآن اللہ کے پاس محفوظ ہے اسے نہ مٹنا ہے اور نہ فنا ہونا ہے'' آگے لکھتا ہے ''اللہ خالق ہے اور ہر چیز مخلوق قرآن کی قسم کھانا اسی لئے حرام ہے کہ قسم صرف اللہ (خالق) کی کھائی جا سکتی ہے، مخلوق کی نہیں'' (دعوت قرآن اور یہ فرقہ پرستی ص ۱۲۰)

موصوف کی تحقیق یا ہفوات آپ نے ملاحظہ فرمائیں۔ موصوف کے نزدیک:

(۱) خلق قرآن کا مسئلہ ایک غیر ضروری اور فروعی مسئلہ تھا۔

(۲) سازش کے تحت اس مسئلہ کو دین اسلام کا بنیادی مسئلہ بنا دیا گیا۔

(۳) انہی سازشی عناصر نے قرآن کو مخلوق کہنے والوں پر کفر کے فتوے لگائے۔

(۴) دنیا میں جو قرآن بھیجا گیا ہے وہ مخلوق اور حادث ہے (معاذ اللہ) اور اللہ کے پاس جو قرآن ہے تو وہ ہمیشہ رہے گا یعنی موصوف کا نظریہ ہے کہ قرآن دو ہیں۔ ایک دنیا میں اور دوسرا لوح محفوظ میں۔ اور دنیا کی سیاہی، کاغذ وغیرہ مخلوق ہیں لیکن اس کے نزدیک لوح محفوظ مخلوق نہیں ہے۔ گویا موصوف بھی شیعوں کی طرح دو قرآن کا عقیدہ رکھتے ہیں علامہ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''جمہور محدثین کرام کے نزدیک لوح محفوظ اور لوگوں کے درمیان والے مصحف میں کوئی فرق نہیں۔'' (میزان ۱۶/۲)

موصوف قرآن کریم کو کیوں مانتا ہے اس کی وجہ تحریر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''اسی طرح قرآن کریم کو بھی ہم لوگوں کے کہنے کی وجہ سے کتاب اللہ تسلیم کرتے ہیں جو بالکل سچی کتاب ہے۔''
(حبل اللہ ص ۴۸ امجلہ نمبر ۱۱) یہ ہے موصوف کا قرآن کریم کے متعلق نظریہ کہ وہ قرآن کریم کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے کہنے پر نہیں بلکہ لوگوں کے کہنے پر کتاب اللہ مانتے ہیں۔ یہ ہیں ڈاکٹر عثمانی صاحب کے مایۂ ناز شاگرد اور یہ ہے ان کا مایۂ ناز عقیدہ!! اور ابھی اللہ تعالیٰ محدثین کرام (جو اولیاء اللہ ہیں) کے دشمنوں کو مزید ذلیل و رسوا کرے گا۔ إن شا اللّٰہ العزیز
موصوف نے تحریر کیا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ باقی ہر چیز مخلوق ہے، اس طرح موصوف اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کے جہمیہ وغیرہ کی طرح منکر ہیں۔

اسے کہتے ہیں الٹی گنگا بہنا۔ اللہ تعالیٰ ایسی الٹی کھوپڑی کسی کو نہ دے، جیسی موصوف کو عطا کی گئی ہے کیونکہ وہ ہر صحیح بات سے غلط نتیجہ اخذ کرنے کا عادی ہے۔ موصوف اپنے استاد کی طرح ہر معاملہ کا سیاہ پہلو دیکھنے ہی کا عادی ہے۔
خلق قرآن کا مسئلہ اہل حق کی نگاہ میں انتہائی اہم اور بنیادی مسئلہ تھا۔ اور جن کو موصوف نے اسلام دشمن اور سازشی عناصر قرار دیا ہے وہ اہل حق یعنی محدثین کرام اور سلف صالحین ہیں۔ موصوف چونکہ جہمیہ کے عقائد کا حامل ہے لہٰذا اہل حق کو وہ اسلام دشمن اور سازشی باور کروا رہا ہے جب کہ معاملہ اس کے الٹ ہے۔ اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایسے ظالموں کو شدید عذاب میں مبتلا کرے گا۔ **وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون**
چنانچہ موصوف لکھتا ہے: ''اسلام دشمن، سازشی عناصر مسلمانوں کے اندر بدعقیدگی اور قبر پرستی پھیلانے کے لئے کسی موقع کی تلاش میں تھے اور یہ موقع ان کو اس وقت ہاتھ آیا جب مسلمانوں کے اندر خلق قرآن کا غیر ضروری اور متصوفانہ مسئلہ کھڑا کر کے یہ فلسفیانہ بحث چھیڑ دی گئی کہ قرآن مخلوق ہے یا غیر مخلوق۔ مسلمانوں کے خلاف سازش اور بدنیتی پر مبنی اس فلسفیانہ موشگافی اور اس پر شروع ہونے والی منطقی اور کلامی بحث سے متاثر ہونے والوں میں ایک طرف احمد بن حنبل بھی تھے جو اس بحث میں خلق قرآن کی مخالفت میں سب سے آگے تھے۔'' (ص ۱۲۰)
کسی نے سچ کہا ہے:

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا　　　کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

المختصر یہ کہ: **ان لعنة اللّٰہ علی الکاذبین۔**

ابو انور جدون نے قرآن کو مخلوق قرار دے کر اس کے کلام اللہ ہونے کا انکار کر دیا ہے اور یہ عقیدہ مشرکین مکہ کا بھی تھا اور وہ پورے زور و شور سے یہ پروپیگنڈا کیا کرتے تھے کہ قرآن محمد ﷺ کا گھڑا ہوا ہے یعنی مخلوق ہے۔ موصوف اور اس کے ہمنوا امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی دشمنی میں کہاں تک جا پہنچے ہیں اور کن لوگوں کو انہوں نے اپنا پیشوا اور رہبر و رہنما مان لیا ہے کہ دوسروں پر کفر و شرک کے فتوے داغتے داغتے کن لوگوں کی صفوں میں جا کھڑے ہوئے ہیں؟ دشمنان احمد بن حنبل کا یہ عبرتناک انجام اب دنیا والوں کے سامنے ہے اور اللہ کے اولیاء سے دشمنی رکھنے والوں کو اللہ تعالیٰ اسی طرح ذلیل و خوار کرتا ہے۔ **فاعتبروا یا اولی الابصار**
اس سلسلہ کی قرآن کریم کی چند آیات ملاحظہ فرمائیں:

﴿وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّ بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ○ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ اِنَّمَا يَفْتَرِى الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ﴾

’’جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت نازل کرتے ہیں۔اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا نازل کرے۔تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ تم یہ قرآن خود گھڑتے ہو۔اصل بات یہ ہے کہ ان میں سے اکثر لوگ حقیقت سے ناواقف ہیں۔ان سے کہو کہ اسے روح القدس (جبریل) نے ٹھیک ٹھیک میرے رب کی طرف سے بتدریج نازل کیا ہے تا کہ ایمان لانے والوں کے ایمان کو پختہ کرے اور فرماں برداروں کو زندگی کے معاملات میں سیدھی راہ بتائے اور انہیں فلاح وسعادت کی خوشخبری دے۔ہمیں معلوم ہے یہ لوگ تمہارے متعلق کہتے ہیں کہ اس شخص کو ایک آدمی سکھاتا پڑھاتا ہے حالانکہ ان کا اشارہ جس آدمی کی طرف ہے اس کی زبان عجمی ہے اور یہ صاف عربی زبان ہے حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ اللہ کی آیات کو نہیں مانتے اللہ کبھی ان کو صحیح بات تک پہنچنے کی توفیق نہیں دیتا اور ایسے لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔(جھوٹی باتیں نبی نہیں گھڑتا بلکہ) جھوٹ وہ لوگ گھڑ رہے ہیں جو اللہ کی آیات کو نہیں مانتے وہی حقیقت میں جھوٹے ہیں۔‘‘

(النحل:۱۰۱تا۱۰۵)

ثابت ہوا کہ مشرکین مکہ قرآن کریم کو اللہ کا کلام ماننے کے بجائے رسول اللہ ﷺ کا گھڑا ہوا کلام مانتے تھے اور کبھی یہ الزام بھی لگاتے کہ اسے ایک عجمی یہ کلام سکھاتا ہے۔ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

﴿وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ○ قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ﴾

’’جب انہیں ہماری صاف صاف آیات سنائی جاتی ہیں تو وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے، کہتے ہیں کہ اس کے بجائے کوئی اور قرآن لاؤ یا اس میں کچھ ترمیم کرو۔[اے محمد (ﷺ)] ان سے کہو ’’میرا یہ کام نہیں ہے کہ اپنی طرف سے اس میں کوئی تغیر وتبدل کرلوں میں تو بس اس وحی کا پیرو ہوں جو میرے پاس بھیجی جاتی ہے۔اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے ایک بڑے ہولناک دن کے عذاب کا ڈر ہے اور کہو ’’اگر اللہ کی مشیت یہی ہوتی تو میں یہ قرآن تمہیں کبھی نہ سناتا اور اللہ تمہیں اس کی خبر تک نہ دیتا۔آخر اس سے پہلے میں ایک عمر تمہارے درمیان گزار چکا ہوں کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟ پھر اس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو ایک جھوٹی بات گھڑ کر اللہ کی طرف منسوب کرے یا اللہ کی واقعی آیات کو جھوٹا قرار دے۔یقیناً مجرم کبھی فلاح نہیں پاسکتے۔‘‘ (یونس:۱۵تا۱۷)

یعنی میں عمر کا ایک بڑا حصہ تمہارے درمیان گزار چکا ہوں اگر یہ قرآن میرا بنایا ہوا ہوتا تو میں اس سے پہلے ہی تمہیں یہ قرآن سنا چکا ہوتا لیکن نبوت ملنے سے پہلے میرے تصور میں بھی ایسا کلام نہیں تھا۔ اور اب تم مجھے یہ الزام دے رہے ہو کہ یہ کلام میں نے گھڑ لیا ہے۔ اس سورۃ یونس میں آگے ارشاد فرمایا:

﴿وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ﴾

’’اور یہ قرآن وہ چیز نہیں ہے جو اللہ کی وحی و تعلیم کے بغیر تصنیف کر لیا جائے بلکہ یہ تو جو کچھ پہلے آ چکا تھا اس کی تصدیق اور الکتاب کی تفصیل ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ رب العالمین کی طرف سے ہے۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اسے خود تصنیف کر لیا ہے؟ کہو اگر تم اپنے اس دعوے والزام میں سچے ہو تو ایک سورۃ اس جیسی تصنیف کر لاؤ اور اللہ کو چھوڑ کر جس جس کو بلا سکتے ہو مدد کے لئے بلا لو۔ اصل یہ ہے کہ جو چیز ان کے علم کی گرفت میں نہیں آئی اور جس کا مآل بھی ان کے سامنے نہیں آیا اس کو انہوں نے (خواہ مخواہ اٹکل پچو) جھٹلا دیا۔ اسی طرح تو ان سے پہلے کے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں پھر دیکھ لو ان ظالموں کا کیا انجام ہوا۔‘‘ (یونس:۳۷ تا ۳۹)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے جہاں مشرکین مکہ کے اس مجموعی طرز عمل کا ذکر کیا ہے کہ وہ قرآن کریم کو اللہ کا کلام ماننے کے بجائے رسول اللہ ﷺ کا کلام مانتے تھے وہاں اللہ تعالیٰ نے مکہ کے ایک بڑے سردار اور رئیس ولید بن مغیرہ کا تفصیلی ذکر بھی کیا ہے اور اس کے غرور و تکبر کے ساتھ اعراض و انکار و استکبار اور غور و فکر کے مکمل انداز اور اس کی ظاہری اداکاری کا ذکر کرتے ہوئے اس کے قول کو نقل کیا ہے:

﴿فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ۝ لا اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ؕ﴾

’’پھر کہا یہ کچھ نہیں مگر ایک جادو جو پہلے سے چلا آ رہا ہے۔ یہ تو ایک بشر کا کلام ہے۔‘‘ (المدثر:۲۴،۲۵)

رسول اللہ ﷺ قرآن کریم گھڑنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۝ لا وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ ط تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۝ لا لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۝ لا ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۝ صلے فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ۝ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ۝ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ۝ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ع﴾

’’یہ کسی شاعر کا قول نہیں (افسوس) تمہیں بہت کم یقین ہے۔ اور نہ کسی کاہن کا قول ہے (افسوس) بہت کم نصیحت لے رہے ہو۔ (یہ قرآن تو) رب العالمین کا اتارا ہوا ہے۔ اور اگر یہ (نبی) ہم پر کوئی بات بنا لیتا۔ تو البتہ ہم اس کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے۔ پھر اس کی شہ رگ کاٹ دیتے۔ پھر تم میں سے کوئی بھی مجھے اس سے روکنے والا نہ ہوتا۔ یقیناً یہ

قرآن پرہیزگاروں کے لئے نصیحت ہے۔ ہمیں پوری طرح معلوم ہے کہ تم میں سے بعض اس کے جھٹلانے والے ہیں۔ بے شک، (یہ جھٹلانا) کافروں پر حسرت ہے۔ اور بے شک (وشبہ) یہ یقینی حق ہے۔ پس تو اپنے رب عظیم کی پاکی بیان کر۔'' (الحآقۃ:۴۱تا۵۲)

رسول اللہ ﷺ وحی الٰہی کے بغیر لب کشائی نہیں فرمایا کرتے تھے:

﴿وَمَايَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰىؕ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾

''اور نبی (ﷺ) اپنی خواہش سے کوئی بات نہیں کہتے وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے۔'' (النجم:۳،۴)

ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

﴿وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ﴾

''اور اگر مشرکین میں سے کوئی شخص پناہ مانگ کر تمہارے پاس آنا چاہے تو اسے پناہ دے دو یہاں تک کہ وہ (اللہ کا کلام) سن لے پھر اسے اس کے مأمن (ٹھکانے) تک پہنچا دو۔ یہ اس لئے کرنا چاہتے ہیں کہ یہ لوگ علم نہیں رکھتے'' (التوبۃ:۶)

قرآن کریم کی تلاوت اگرچہ انسان ہی کرتا ہے لیکن اس کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ اسے کلام اللہ قرار دیتا ہے۔
قرآن کریم کا ایک نام ''الکتاب'' بھی ہے اور کتاب کا مطلب ہے ''لکھی ہوئی تحریر'' اگرچہ سیاہی، کاغذ، چمڑا، ہڈی وغیرہ مخلوق ہیں، لیکن قرآن جب کتابی شکل اختیار کر لیتا ہے تو ''کتاب اللہ'' بن جاتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ﴾

''تم نے دیکھا نہیں کہ جن لوگوں کو کتاب کے علم میں سے کچھ حصہ ملا ہے ان کا حال کیا ہے؟ انہیں جب ''کتاب اللہ'' کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے، تو ان میں سے ایک فریق اس سے پہلوتہی کرتا ہے اور اس فیصلے کی طرف آنے سے منہ پھیر جاتا ہے۔'' (ال عمران:۲۳)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ﴾ یہ وہ (عظیم الشان) کتاب ہے کہ جس میں کوئی شک نہیں۔ (البقرۃ:۲)

یعنی اس کتاب قرآن مجید کے ''کلام اللہ'' ہونے میں کوئی شک نہیں یہ اور بات ہے کہ موصوف کو اس کے ''کلام اللہ'' ہونے یا ''کتاب اللہ'' ہونے میں شک ہے۔

مزید تفصیل کے لئے راقم الحروف کی کتاب ''دعوت قرآن کے نام پر قرآن وحدیث سے انحراف'' کا مطالعہ فرمائیں۔ اہل اسلام سے کوئی شخص کبھی اس بات کا تصور بھی نہیں کرسکتا کہ قرآن کریم اللہ کا کلام نہیں بلکہ مخلوق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پوری امت کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور غیر مخلوق ہے۔ اور جو شخص

قرآن کریم کو مخلوق کہتا ہے وہ دائرۂ اسلام سے خارج اور کافر ہے۔

ان آیات کے تفصیلی بیان سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ قرآن کریم کے متعلق یہ عقیدہ کہ یہ اللہ کا کلام نہیں بلکہ مخلوق ہے یہ مشرکین مکہ کا عقیدہ تھا اور یہی عقیدہ جہاں جہمیہ اور پھر معتزلہ فرقہ نے اختیار کر لیا تھا انہی کی پیروی اور تقلید میں موصوف نے بھی اس عقیدہ کو اپنا لیا ہے اور اس طرح وہ مشرکین مکہ کے ہم نوالہ اور ہم پیالہ بن گئے امام احمد بن حنبل اور محدثین کرام پر کفر و شرک کے فتوے داغنے اور ان پر بھونکنے کی وجہ سے اللہ نے اسے اور اس کی عثمانی پارٹی کو مشرکین مکہ کا ہم پلہ اور حق کا منکر بنا دیا۔ اور نبی ﷺ کا یہ ارشاد یہاں بالکل درست اور ٹھیک ثابت ہوا کہ ''جو شخص کسی (مسلم) شخص کو کافر کہے یا اللہ کا دشمن کہے اور وہ ایسا نہ ہو تو یہ کلمہ کہنے والے پر لوٹ پڑتا ہے۔''

(بخاری: ۶۱۰۴ و مسلم: ۱۱۱/۶۰ بحوالہ مشکوۃ المصابیح ص ۴۱۱ ح ۴۸۱۵)

اور یہ بات اب مشاہدہ میں آچکی ہے۔ نیز اس سلسلہ کی مزید تفصیل درج ذیل آیات میں ملاحظہ فرمائیں۔

یوسف: ۱۱۱، ھود: ۱۳، ۳۵، الانبیآء: ۵، الفرقان: ۴، السجدۃ: ۳، الاحقاف: ۸ ۔

ھذا ما عندی و اللہ أعلم بالصواب ۔ کتبہ ابو جابر عبداللہ دامانوی یوم السبت ۲۳ شوال ۱۴۲۶ھ، ۲۶ نومبر ۲۰۰۵ء

[امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے فرمایا: '' أدرکت مشیختنا مذ سبعین سنۃ، منھم عمرو بن دینار، یقولون: القرآن کلام اللہ ولیس بمخلوق'' میں نے ستر سال سے استادوں کو بشمول عمرو بن دینار (تابعی) یہی بات کہتے پایا ہے کہ: قرآن اللہ کا کلام ہے اور مخلوق نہیں ہے (خلق أفعال العباد للبخاری ص ۷ ح ا وسندہ صحیح، التاریخ الکبیر للبخاری ۳۳۸/۲ ت ۲۶۶۶ وسندہ صحیح)

درج ذیل محدثین کرام قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ کا کلام اور غیر مخلوق مانتے تھے۔ اور اس شخص کو کافر و زندیق سمجھتے تھے جو قرآن کو مخلوق کہتا ہے۔

یزید بن ہارون (مسائل ابی داؤد ص ۲۶۸ وسندہ حسن، شاذ بن یحیی الواسطی حسن الحدیث، وخلق افعال العباد ص ۸ ح ۷)

عبداللہ بن ادریس (خلق افعال العباد ص ۸ ح ۵ وسندہ صحیح)

ابوالولید الطیالسی (مسائل ابی داؤد ص ۲۶۶ وسندہ صحیح، خلق افعال العباد ص ۱۱ ح ۳۴)

علی بن عبداللہ المدینی (خلق افعال العباد ص ۱۱ ح ۳۲ وسندہ صحیح)

یحیی بن معین (کتاب السنۃ لعبداللہ بن احمد بن حنبل ج ا ص ۱۲۸ ح ۶۸ وسندہ صحیح)

اس طرح کے اور بہت سے آثار سلف صالحین سے ثابت ہیں اور اس پر محدثین کرام کا اجماع ہے کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور مخلوق نہیں ہے۔ دیکھئے مسائل ابی داؤد (ص ۲۶۶) والشریعۃ للآجری (ص ۷۵ تا ۹۳)

نوٹ: اس مسئلے (قرآن مخلوق نہیں ہے بلکہ اللہ کا کلام ہے) پر اگر کوئی شخص صحیح و ثابت آثارِ سلف صالحین باحوالہ جمع کرے تو اسے شائع کرنے کے لئے ''الحدیث'' کے صفحات حاضر ہیں۔ بعض مبتدعین کلام لفظی اور کلامِ نفسی کے درمیان فرق کرتے ہیں ان کا مدلل رد بھی مطلوب ہے۔ /ادارہ الحدیث حضرو]